آیات نمبر 21 تا 29 میں مشرکین کو انتباہ کہ اللہ کے دین کے سوا کسی اور کا دین قابل قبول نہیں ہو گا۔ اس دعوت حق میں رسول اللہ (ﷺ) کا اپنا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔ مشرکین کے اس خیال کی تردید کہ یہ قرآن رسول اللہ (ﷺ) کا اپنا بنایا ہوا کلام ہے۔ اللہ ہر شخص کو ایک حکمت کے تحت رزق عطا کرتا ہے۔ زمین و آسمان میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ کیا ان مشرکین کے ایسے خود ساختہ معبود بھی ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کا ایسا طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہ دی ہو وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ اور حقیقت یہ ہے اگر فیصلہ کے لئے پہلے سے ایک طے شدہ وقت نہ مقرر ہوتا تو اب تک ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، ان ظالموں کے لئے یقیناً بڑا دردناک عذاب ہے تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ اس دن ان نافرمانوں کو دیکھیں گے کہ اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ڈر رہے ہوں گے، لیکن وہ عذاب تو بہرحال انہیں مل کر رہے گا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ اس کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کرتے رہے تو وہ جنت کے سبزہ زاروں میں ہوں گے، جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کی طرف سے انہیں ملے گا، یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہو گا ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ یہی وہ نعمت ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے
جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا
الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ
پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا لیکن تم قرابتداری کا لحاظ ضرور کرو وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ
حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اور جو شخص کوئی نیکی
کرے گا ہم اس کے لئے اس کا ثواب بڑھا دیں گے بلاشبہ اللہ بہت مغفرت کرنے والا
اور بڑا قدردان ہے اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ
یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِكَ ؕ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ باندھ رکھا
ہے؟ اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے وَ یَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ
الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ اور اللہ تو اپنے کلمات سے
باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو حق ثابت کرتا ہے، بے شک وہ تو سینے میں چھپی ہوئی باتوں
تک کو جانتا ہے وَ هُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ
السَّیِّاٰتِ وَ یَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرمالیتا
ہے اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اسے سب معلوم
ہے وَ یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیۡدُهُمۡ مِّنۡ
فَضۡلِهٖ ؕ وَ الۡکٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۲۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
اعمال کیے ان کی عبادت اور دعائیں قبول فرماتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ

بڑھا دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اور اگر اللہ اپنے

سب بندوں کا رزق فراخ کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں سرکشی کرنے لگتے مگر وہ اپنی

حکمت و مصلحت کے تحت ہر ایک کے لئے مناسب اندازہ سے جتنی روزی چاہتا ہے

اتارتا ہے اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر

ہے اور ان پر نگاہ رکھتا ہے وَ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ

يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ اور وہی تو ہے کہ جب لوگ بالکل

مایوس ہو جاتے ہیں تو بارش برسا دیتا ہے اور اپنی رحمت ہر طرف پھیلا دیتا ہے اور وہی

کارساز حقیقی ہے اور وہی لائق حمد و ثنا ہے وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَ هُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ

قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا اور

ان میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دئے اور وہ جب چاہے گا ان سب کو جمع کرنے پر بھی

قادر ہے رکوع [٣]

آیات نمبر 30 تا 43 میں مشرکین کو انتباہ کہ جو کچھ دنیا میں انہیں ملا ہے وہ انتہائی حقیر شے ہے، اس سے بہت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اللہ کے پاس ہیں جو صرف اہل ایمان کو ہی ملیں گی۔ ان اہل ایمان کی صفات جن پر ایمان لانے کی وجہ سے مشرکین کی طرف سے ظلم کیا جارہا تھا۔

وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾ تمہیں جو مصیبت بھی آتی ہے تمہارے اپنے اعمال ہی کی وجہ سے آتی ہے اور تمہارے بہت سے گناہوں سے تو وہ درگزر بھی کر جاتا ہے وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾ تم زمین میں کسی طرح اسے عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے نہ مددگار وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ سمندر میں چلتے ہوئے پہاڑ جیسے جہاز بھی اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اور اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے سو یہ جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، بلاشبہ اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے شخص کے لئے بڑی نشانیاں ہیں اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾ یا ان کے برے اعمال کے سبب سے انہیں تباہ کر دے اور بہت سے لوگوں کو تو معاف بھی کر دیتا ہے وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾ اور ہماری

نشانیوں کے بارے میں جھگڑا کرنے والے یہ جان لیں کہ ان کے لئے بھاگ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ سو جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سازوسامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے لیکن وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہے وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وہ ایسے لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں کسی پر غصہ آتا ہے تو قصوروار کو معاف کر دیتے ہیں وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ اور اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے ہیں، ہر اہم کام کا فیصلہ باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے نیکی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو برابر کا بدلہ لیتے ہیں وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ اور کسی برائی کا بدلہ اس کے برابر کے عمل سے ہے لیکن جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، بے شک اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا وَ لَمَنِ

انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓـئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍؕ ﴿۴۱﴾ اور جو شخص اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر کوئی ملامت و گرفت نہیں اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۲﴾ ملامت کے مستحق تو وہی لوگ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ اور جو شخص صبر کرے اور دوسروں کی خطاؤں کو معاف کر دے تو بے شک یہ بہت ہمت و حوصلہ کے کاموں میں سے ہے رکوع[۴]

آیات نمبر 44 تا 53 میں قیامت کے دن منکرین کے انجام کا منظر۔ رسول اللہ (ﷺ) کو تسلی کہ آپ کی ذمہ داری صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، آپ ان کے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے۔ کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے براہ راست کلام کرے۔ اسی طرح رسول اللہ (ﷺ) پر قرآن بذریعہ وحی نازل کیا گیا۔

وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ وَّلِیٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ اور جس شخص کو اللہ ہی گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دے تو اس کے بعد اس شخص کا کوئی کارساز نہیں وَ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ یَقُوۡلُوۡنَ ہَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ۚ۴۴﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ دیکھیں گے کہ جب ان نافرمانوں کو عذاب سامنے نظر آئے گا تو کہیں گے کہ کیا یہاں سے واپس جانے کی کوئی صورت ہے؟ وَ تَرٰىہُمۡ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡہَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِیٍّ ؕ اور آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ آگ کے سامنے اس حال میں لائے جائیں گے کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے اور نظریں بچا کر آگ کو دیکھ رہے ہوں گے وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَہۡلِیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اس وقت اہل ایمان کہیں گے کہ اصل خسارے میں تو وہ لوگ رہے جنہوں نے قیامت کے دن خود کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈال دیا اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾ آگاہ رہو! ظلم کرنے والے دائمی عذاب میں مبتلا رہیں گے وہ لوگ جو کفر و شرک میں مبتلا رہے وَ مَا کَانَ لَہُمۡ مِّنۡ اَوۡلِیَآءَ یَنۡصُرُوۡنَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ؕ۴۶﴾

وہاں ان کے کوئی ایسے حمائتی نہ ہوں گے جو اللہ کے مقابلہ میں ان کی مدد کر سکیں، اور جس شخص کو اللہ ہی گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دے تو اس کے لئے نجات کی کوئی صورت نہیں

اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِرَبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ‌ؕ اے لوگو! اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کی کوئی صورت نہیں مَا لَكُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ يَّوۡمَئِذٍ وَّمَا لَكُمۡ مِّنۡ نَّكِيۡرٍ ﴿۴۷﴾ اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ ہی تم اپنے گناہوں کا انکار کر سکو گے فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا‌ؕ اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ‌ؕ اگر یہ لوگ پھر بھی روگردانی کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا، آپ کا کام صرف ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً فَرِحَ بِهَا‌ۚ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ كَفُوۡرٌ ﴿۴۸﴾ اور جب لوگوں پر اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ کوئی مصیبت آجاتی ہے تو وہ ناشکری کرنے لگتے ہیں، بے شک انسان بڑا ہی ناشکر گزار ہے

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ؕ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ ﴿۴۹﴾ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے صرف بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا صرف بیٹے دیتا ہے اَوۡ يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا‌ۚ وَيَجۡعَلُ مَنۡ يَّشَآءُ عَقِيۡمًا‌ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ﴿۵۰﴾ اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، وہ بڑے علم والا اور بڑی قدرت والا ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا

وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ اور کسی انسان کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے مگر الہام کے ذریعے سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے اور وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے وحی کرے، بے شک وہ بلند مرتبہ اور بڑی حکمت والا ہے وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف روح القدس کے ذریعہ سے قرآن بھیجا ہے مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وگرنہ اس سے پہلے نہ تو آپ کو یہ خبر تھی کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے، لیکن ہم نے قرآن کو ایک ایسا نور بنایا ہے کہ اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ اور اس میں شک نہیں کہ آپ لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ اس اللہ کا راستہ جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور یاد رکھو کہ تمام امور آخری فیصلہ کے لئے صرف اللہ ہی کے حضور پیش کئے جاتے ہیں رکوع [۵]

43:سورۃ الزخرف

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
43	سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف	مکی	7	89	25	اِلَيۡهِ يُرَدُّ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 15 میں مشرکین کو انتباہ کہ قرآن عربی میں نازل کیا گیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو، اگر پھر بھی تم نے تکذیب کی تو تمہارا انجام بھی وہی ہو گا جو تم سے پہلے نافرمان قوموں کا ہو چکا ہے۔ اللہ کی وحدانیت کے ثبوت میں اس کی قدرت کی نشانیاں جنہیں یہ مشرکین خود بھی مانتے تھے۔

حٰمٓ ﴿١﴾ حا، میم (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانتے ہیں) وَ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٣﴾ قسم ہے روشن کتاب کی، کہ ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو وَ اِنَّهٗ فِيۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ﴿٤﴾ بلاشبہ یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں درج ہے جو بڑی بلند مرتبہ اور حکمت والی کتاب ہے اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ﴿٥﴾ کیا ہم اس قرآن کو تمہاری طرف بھیجنا اس لئے چھوڑ دیں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو؟ وَ كَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِيٍّ فِي الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿٦﴾ ہم اس سے پہلے بھی گزشتہ قوموں میں کتنے ہی نبی بھیج چکے ہیں وَ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٧﴾ اور جب بھی ان کے پاس کوئی نبی آیا تو ہمیشہ انہوں نے اس کا مذاق

فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾ آخر کار اُن ہی اڑایا
پچھلے لوگوں کو جو اِن کفار سے بہت زیادہ طاقتور تھے ہم نے ہلاک کر ڈالا ایسی کتنی ہی
قوموں کی مثالیں گزر چکی ہیں وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۹﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ)! اگر آپ
ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یقینا کہیں گے کہ
انہیں اللہ نے پیدا کیا جو بڑا زبردست اور سب کچھ جاننے والا ہے الَّذِىۡ جَعَلَ
لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّ جَعَلَ لَكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰﴾ جس
نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم
منزلِ مقصود تک پہنچ سکو وَ الَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا
بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۱﴾ اور جس نے ایک خاص مقدار کے ساتھ
آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر دیا، اسی طرح تم
بھی زمین سے نکالے جاؤ گے وَ الَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمۡ
مِّنَ الۡفُلۡكِ وَ الۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾ جس نے ہر قسم کی مخلوق جوڑوں کی
شکل میں پیدا فرمائی اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور مویشی بنائے جن پر تم سوار ہوتے
ہو لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ
وَ تَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ
اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ تاکہ تم ان کی پشت پر بخوبی بیٹھ سکو، پھر جب تم ان پر

ٹھیک طرح بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ ہر عیب سے پاک ہے
وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مطیع کر دیا وگرنہ ہم تو اسے اپنے قابو میں نہ لا سکتے
تھے اور بلاشبہ ہمیں اپنے رب ہی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے سواری کی دعا [سُبْحٰنَ
الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ] کی بنیاد یہی آیات ہیں وَ
جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ؑ﴿۱۵﴾ ان لوگوں
نے اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جز بنا ڈالا ، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا
احسان فراموش ہے مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے رکوع [۱]

آیات نمبر 16 تا 30 میں مشرکین کے اس خیال کی تردید کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔
مشرکین کو انتباہ کہ کسی دلیل کے بغیر محض باپ دادا کی تقلید درست نہیں، یہ اندھی تقلید
انہیں جہنم میں لے جانے کا باعث بنے گی۔ مشرکین کے اس دعویٰ کی تردید کہ یہ شرک ان
کے باپ دادا کی وراثت ہے۔ ان کے اصل جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جنہوں نے
شرک کی وجہ سے اپنی قوم کو چھوڑ دیا تھا اور اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں لا
کر آباد کر دیا تھا۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ کیا اللہ نے اپنی مخلوق
میں سے اپنے لیے بیٹیاں انتخاب کیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا؟ وَ اِذَا بُشِّرَ
اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾
اور حال یہ ہے کہ جس چیز کو یہ لوگ اس رحمٰن کی طرف منسوب کرتے ہیں، جب
اس کی ولادت کی خوشخبری خود ان میں سے کسی کو سنائی جاتی ہے تو اس کے منہ پر
سیاہی چھا جاتی ہے اور اس کا دل غم سے بھر جاتا ہے اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَ
هُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ چیز پیدا ہوئی ہے جو
زیور جیسی آسائش کی چیزوں میں پلتی ہے اور کسی جھگڑے میں بات نہیں کر سکتی وَ
جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ
سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ اور انھوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے
بندے ہیں، بیٹیوں کا درجہ دے رکھا ہے۔ کیا یہ لوگ ان فرشتوں کی پیدائش کے
وقت موجود تھے؟ ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جائے گا اور ان سے اس کی باز پرس کی جائے

گی مشرکین کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا
عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ﴿۲۰﴾ اور یہ
لوگ کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان فرشتوں کی عبادت نہ کرتے ، انہیں اس
بات کا صحیح علم نہیں ہے محض اپنے گمان سے کہہ رہے ہیں اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب
دی تھی جسے یہ اس بات کی سند کے طور پر تھامے ہوئے ہیں؟ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا
وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ نہیں ! بلکہ وہ یہ
کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر چلتے پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر
چل رہے ہیں وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا
قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ
مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ اے پیغمبر (ﷺ) ! اسی طرح آپ سے پہلے جب کبھی ہم نے کسی
بستی میں خبردار کرنے کے لئے کوئی رسول بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا
کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر چلتے پایا اور ہم انہی کے نقش پا کی پیروی کر
رہے ہیں قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ ان
کے رسول نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں تمہارے باپ دادا کے راستہ سے بہتر راستہ
دکھاؤں تب بھی تم انہی کی پیروی کروگے ؟ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ انہوں نے جواب دیا کہ جس دین کی دعوت کے لئے تم بھیجے گئے ہو ہم

اسے نہیں مانتے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

آخر کار ہم نے ان سے انتقام لے لیا، سو آپ دیکھ لیجئے کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام

ہوا [رکوع ۲] وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے

کہا تھا کہ تم جن معبودوں کی پرستش کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں اِلَّا الَّذِيْ

فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ میرا تعلق صرف اس ذات سے ہے جس نے مجھے پیدا

کیا، وہی میری رہنمائی کرے گا وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ اور ابراہیم علیہ السلام اپنے اسی کلمہ توحید کو اپنی اولاد میں ایک ہمیشہ

باقی رہنے والے کلمہ کی حیثیت سے چھوڑ گئے تاکہ لوگ شرک سے باز رہیں بَلْ

مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ اس کفر

وشرک کے باوجود میں ان مشرکین اور ان کے آباء و اجداد کو ہر قسم کا دنیاوی

سازوسامان بہم پہنچاتا رہا حتیٰ کہ ان کے پاس قرآن اور صاف صاف بیان کرنے والا

رسول آگیا وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور جب ان کے پاس قرآن کی شکل میں دین حق آگیا تو کہنے لگے کہ بلاشبہ یہ تو جادو

ہے اور ہم اسے نہیں مانتے

آیات نمبر 31 تا 45 میں مشرکین کو انتباہ کہ اصل چیز جس نے انہیں حق سے روکا ہوا ہے وہ اس دنیا کا مال و متاع ہے جو صرف چند روز کا فائدہ ہے۔ جو شخص نصیحت سے منہ موڑ لیتا ہے اس پر ایک شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) اور مسلمانوں کو سختی سے قرآن پر کاربند رہنے کی ہدایت جو اس پر ایمان لانے والوں کے لئے باعث عزو شرف ہے۔

وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾ اور ان کفار مکہ نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا؟ مکہ اور طائف اس علاقہ کے دو بڑے شہر تھے جہاں قریش کے بڑے بڑے سردار رہتے تھے اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ ؕ کیا آپ کے رب کی رحمت کو لوگوں کے درمیان یہ مشرکین مکہ تقسیم کرتے ہیں؟ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ؕ اس دنیا کی زندگی میں اسباب معیشت بھی ہم ہی تقسیم کرتے ہیں اور اس معاملہ میں ہم ہی نے بعض لوگوں کو دوسروں پر فوقیت دے رکھی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو اپنے کام میں مدد کے لئے استعمال کر سکیں وَ رَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ اور آپ کے رب کی رحمت تو اس سے بہت بہتر ہے جو کچھ یہ لوگ جمع کرتے ہیں وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ کافروں کا مال و دولت دیکھ کر سب لوگ کفر کا راستہ اختیار کر کے ایک ہی ملّت بن جائیں گے تو ہم رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں سب

چاندی کی بنادیتے وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ زُخْرُفًا ان کے گھروں کے دروازے بھی چاندی کے ہوتے اور وہ تخت بھی جن پر یہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں، بلکہ یہ سب کچھ سونے کا بنادیتے کفار کا مال و دولت دیکھ کر ان سے مرعوب ہونا اور ان کی پیروی کرنا اللہ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ لیکن یہ سب چیزیں تو صرف اس دنیا کی زندگی کا ساز و سامان ہیں اور اے پیغمبر (ﷺ)! آخرت کا بہترین صلہ تو آپ کے رب کے پاس صرف پرہیزگاروں کے لئے ہے رکوع [٣] وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾ اور جو شخص اللہ کی نصیحت سے آنکھیں بند کر لے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾ یہ شیاطین انہیں صحیح راستہ سے روکتے رہتے ہیں لیکن ان لوگوں کو یہی گمان ہوتا ہے کہ ہم راہ راست پر ہیں حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ حتیٰ کہ جب وہ شخص ہمارے پاس آئے گا تو اپنے ساتھی شیطان سے کہے گا کہ اے کاش! دنیا میں میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا! تو بہت ہی برا ساتھی نکلا وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اور اب جبکہ تم گناہگار ٹھہر ہی چکے ہو تو آج تمہاری یہ ندامت اور تمنّا تم میں سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ یقیناً تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَ مَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ

مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ سو اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ یا اندھوں اور ان لوگوں کو جو صریح گمراہی میں مبتلا ہیں راہ راست پر لا سکتے ہیں؟ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾ سو اگر ہم آپ کو اس دنیا سے اٹھا بھی لیں تب بھی ہمیں ان کافروں سے بدلہ ضرور لینا ہے اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾ یا آپ کی زندگی ہی میں ان کا وہ انجام دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے، بہر حال ہمیں ان پر پوری قدرت حاصل ہے فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾ آپ اس قرآن پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں جو آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے، بلاشبہ آپ سیدھی راہ پر ہیں وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿٤٤﴾ اور یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی امّت کے لئے یقیناً ایک بہت بڑا شرف اور نصیحت ہے اور عنقریب سب سے اس کی بابت بازپرس کی جائے گی وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے تھے ان سے دریافت کر لیجئے کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کوئی اور معبود بھی مقرر کئے تھے کہ جن کی عبادت کی جائے؟ رکوع [٤]

آیات نمبر 46 تا 65 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا حوالہ۔ مشرکین کو انتباہ کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو حق کی دعوت دی لیکن اس کے انکار پر عذاب الہیٰ نے اسے گھیر لیا، اسی طرح مشرکین بھی اسی انجام سے دوچار ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ کا بیٹا ہونے کی تردید

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾ اور بلاشبہ ہم ہی نے موسیٰ (علیہ السّلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تھا، سو موسیٰ (علیہ السّلام) نے ان لوگوں سے کہا کہ میں رب العالمین کا بھیجا ہوا رسول ہوں فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۴۷﴾ پھر جب موسیٰ (علیہ السّلام) ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ لوگ ان کا مذاق اڑانے لگے وَ مَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا هِیَ اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا ۫ وَ اَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ اور ہم جو بھی نئی نشانی انہیں دکھاتے وہ اپنے سے پہلی نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم انہیں مختلف قسم کے عذابوں میں بھی مبتلا کرتے رہے تاکہ وہ باز آجائیں وَ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾ اور ہر عذاب کے موقع پر وہ لوگ موسیٰ (علیہ السّلام) سے کہتے کہ اے جادوگر! تیرے رب نے تجھ سے دعا کی قبولیت کا جو وعدہ کر رکھا ہے، سو ہمارے لئے اس تکلیف کو دور کرنے کی دعا کر، ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہم ضرور راہ راست پر آجائیں گے فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ

الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ مگر جیسے ہی ہم ان سے عذاب دور کرتے وہ فوراً
عہد شکنی شروع کر دیتے وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ
مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؕ﴿۵۱﴾ آخر ایک
روز فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا کہ اے میری قوم! کیا مصر کی سلطنت میری نہیں
ہے ؟ اور یہ دریا بھی جو میرے محل کے نیچے بہہ رہے ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو اَمْ
اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ۬ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ بلکہ حقیقت یہ ہے
کہ میں اس شخص سے کہیں بہتر ہوں جس کی نہ کوئی عزت ہے اور نہ وہ واضح طور سے
گفتگو کر سکتا ہے فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ پھر اگر یہ اللہ کا رسول ہے تو اسکے لئے سونے کے کنگن
کیوں نہ اتارے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ بالآخر فرعون نے اپنی باتوں سے قوم
کو متاثر کر ہی لیا اور انہوں نے فرعون ہی کا کہنا مانا، بے شک وہ لوگ تھے ہی نافرمان
فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۵۵﴾ پھر جب ان لوگوں
نے اپنی نافرمانیوں سے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق
کر دیا فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع پھر ہم نے انہیں ماضی کی ایک
ایسی داستان بنا دیا جو بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ عبرت ہے رکوع[۵] وَ لَمَّا
ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ اور اے پیغمبر

(ﷺ) ! جب عیسیٰ ابن مریم کا قصہ بیان کیا گیا تو آپ کی قوم کے لوگ شور مچانے لگے

وَ قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور کہنے لگے کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ ابن مریم ؟، وہ آپ سے یہ بات محض ناحق جھگڑنے کے لئے کرتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ؕ

وہ عیسیٰ (علیہ السّلام) محض ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام فرمایا اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا ایک نمونہ بنایا تھا

وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾

اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیتے جو زمین میں تمہارے جانشین ہوتے

وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السّلام) کی پیدائش قیامت کی دلیل ہے پس تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو اور میرا حکم مانو کہ یہی سیدھی راہ ہے [★] جو اللہ عیسی علیہ السلام کو بغیر باپ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ تمام انسانوں کو قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے

وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾

اور شیطان تمہیں اس سیدھی راہ سے نہ روک دے کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَ لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾

اور جب عیسیٰ (علیہ السّلام) کھلے معجزے لے کر

آئے تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! میں تمہارے پاس حکمت و دانائی کی باتیں لے کر آیا ہوں تا کہ تمہارے سامنے بعض ان باتوں کی حقیقت واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو، سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ بلاشبہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، پس اسی کی بندگی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ پھر ان میں سے کئی گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس ایسے ظالموں کے لئے دردناک دن کے عذاب سے بڑی تباہی ہے

آیات نمبر 66 تا 80 میں مشرکین کو انتباہ کہ قیامت اچانک آ دھمکے گی۔ اس دن نفسا نفسی کا یہ عالم ہو گا کہ دوست بھی دشمن بن جائیں گے۔ اہل ایمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت کے باغوں میں داخل ہو جائیں گے۔ مجرمین ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہوں گے۔ تنبیہ کہ اللہ لوگوں کے ہر راز اور سرگوشیوں کو جانتا ہے بلکہ اس کے فرشتے لکھ رہے ہیں

هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ بَغۡتَةً وَّ هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿٦٦﴾ کیا یہ لوگ بس اب قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آ پہنچے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ؟

اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿٦٧﴾ اس دن نفسا نفسی کا حال یہ ہو گا کہ دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے کہ ان کی دوستیاں قائم رہیں گی [رکوع ٦]

یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿٦٩﴾ اس روز ان لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے کہا جائے گا کہ اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہو گا

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿٧٠﴾ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ، وہاں تمہیں ہر طرح خوش رکھا جائے گا [★]

یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ فِیۡهَا مَا تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَ اَنۡتُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٧١﴾ ان اہل جنت کے روبرو سونے کی پلیٹیں اور جام پیش کئے جا رہے ہوں گے اور وہاں ہر وہ چیز موجود ہو گی جس کی ان

کے دل خواہش کریں اور جس سے آنکھیں لذت محسوس کرتی ہوں، ان سے کہہ دیا
جائے گا کہ تم اس جنت میں ہمیشہ رہو گے وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا
كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ یہی وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی وجہ سے وارث بنا
دئے گئے ہو لَكُمۡ فِیۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِیۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ یہاں تمہارے لئے
بکثرت پھل اور میوے ہیں جن میں سے کھاتے رہو گے اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ
عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ۚ اس کے برعکس جو لوگ گناہگار ہیں، یقیناً وہ ہمیشہ جہنم
کے عذاب میں مبتلا رہیں گے لَا یُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِیۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ۚ ان پر یہ
عذاب کبھی کم نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس ہو کر پڑے رہیں گے وَمَا
ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۶﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ
خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے وَنَادَوۡا یٰمٰلِكُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّكَ ؕ
قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ اور وہ داروغہ جہنم کو پکاریں گے کہ اے مالک! کسی طرح
تیرا رب ہمیں ختم ہی کر دے، وہ جواب دے گا کہ اب تمہیں ہمیشہ اسی حال میں رہنا
ہے لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾ بلاشبہ ہم
تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت کا اظہار
کرتے ہیں اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ۚ کیا ان لوگوں نے رسول اللہ
(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ) کے خلاف کسی سازش کا پختہ ارادہ کرلیا ہے؟ تو یقین مانو کہ کسی کام کے
بارے میں پختہ تدبیر کرنے والے تو ہم ہی ہیں اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ

سِرَّهُمۡ وَ نَجۡوٰىهُمۡ ؕ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور ان کی سرگوشیاں سنتے نہیں؟ بَلٰی وَ رُسُلُنَا لَدَیۡهِمۡ یَکۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ کیوں نہیں، ہم ضرور سنتے ہیں! اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس ہی موجود ہیں وہ سب کچھ لکھ رہے ہیں۔